

Fiqhi Issues of Artificial Intelligence (AI) and Robotics: In the Context of Human Rights and Responsibilities

مصنوعی ذہانت (AI) اور روبوٹکس کے فقہی مسائل: انسانی حقوق اور ذمہ داریوں کے تناظر میں

Dr. Hafiza Bareera Hameed

Assistant Professor, Department of Islamic Studies
The Government Sadiq College Women University Bahawalpur

Dr. Shazia Ashiq

Assistant Professor, Department of Islamic Studies
The Government Sadiq College Women University Bahawalpur

Abstract:

This article explores the fiqhi (Islamic jurisprudential) implications of Artificial Intelligence (AI) and robotics, focusing on the dimensions of human rights and responsibilities. In the rapidly evolving landscape of technology, AI and robotics offer immense potential for human advancement, yet they raise profound ethical and legal questions under Islamic law. Drawing from the principles of Shariah, particularly the Maqasid al-Shariah (objectives of Islamic law)—including the preservation of faith, life, intellect, progeny, and property—the discussion evaluates the permissibility of these technologies as tools derived from human intellect granted by Allah. Key issues addressed include privacy violations through data usage, algorithmic biases undermining equality and justice, threats to human dignity (such as in prohibited applications), and risks to life from autonomous systems. On accountability, the article argues that since AI lacks consciousness, intent, or free will, responsibility rests solely on human actors—developers, owners, or users—in line with classical fiqhi concepts of dhaman (liability). It emphasizes the necessity of human oversight in decision-making processes and cautions against relying on AI for religious rulings (fatwas), as it cannot substitute human ijtihad. Ultimately, the article advocates for an Islamic ethical framework to guide AI development, ensuring alignment with divine principles of justice, mercy, and human welfare, while encouraging Muslim scholars and technologists to actively shape these innovations for the greater good.

Keywords: Artificial Intelligence, Privacy and Data Protection, Ethical Governance, Human Dignity, Maqasid al-Shariah

تعارف:

مصنوعی ذہانت (AI) اور روبوٹکس کو انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں استعمال کیا جا رہا ہے، جیسے صحت، تعلیم، معیشت اور فیصلہ سازی۔ اسلامی شریعت کی روشنی میں نئی ایجادات اور ٹیکنالوجیز کا حکم یہ ہے کہ اصل میں تمام چیزیں اور اعمال جائز ہیں جب تک کہ ان میں کوئی شرعی ممانعت نہ ہو۔ یہ اصول ”اصول فقہ“ کا ایک بنیادی قاعدہ ہے کہ ”الأصل في الأشياء الإباحة“ یعنی چیزوں میں اصل اباحت (اجازت) ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دنیاوی امور اور اشیاء میں اصل اباحت (اجازت اور حلت) ہے جب تک کہ شرعی دلیل سے حرمت ثابت نہ ہو۔ یہ قاعدہ قرآن و سنت، عقل اور اجماع سے مستنبط ہے، اور جمہور فقہاء (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) کے نزدیک معتبر ہے۔ اسی طرح، عبادات کے علاوہ دنیاوی امور میں ہر نئی چیز حلال ہے جب تک اس کے حرام ہونے پر واضح دلیل نہ ملے۔ AI اور روبوٹکس بھی انسانی عقل کی پیداوار ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی نعمت ہے۔ قرآن مجید میں انسان کو خلیفۃ اللہ فی الارض قرار دیا گیا ہے ”إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً“ جو زمین پر غور و فکر کر کے فائدہ مند چیزیں ایجاد کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ لہذا، AI کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ یہ انسانی بہبود، انصاف اور شرعی حدود کے دائرے میں ہو، اور حرام مقاصد جیسے دھوکہ دہی، جاسوسی یا نقصان پہنچانے میں استعمال نہ ہو۔ یہ جائزہ مقاصد شریعہ (شریعت کے مقاصد) کی روشنی میں ہے، جو حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال پر مبنی ہیں۔ AI اگر ان مقاصد کی حفاظت کرے تو رحمت ہے، ورنہ نقصان دہ۔ مثال کے طور پر، طبی میدان میں AI تشخیص میں مدد دے تو یہ حفظ نفس کے مطابق ہے، جبکہ تعصب پر مبنی الگورتھم سے امتیاز برتنے سے عدل کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

AI اور روبوٹکس کا اسلامی اصولوں سے تعلق:

اسلامی شریعت ٹیکنالوجی کی ترقی کو نہ صرف جائز بلکہ مطلوب قرار دیتی ہے، کیونکہ قرآن مجید انسان کو اللہ کا خلیفہ قرار دیتا ہے جو زمین پر تدبیر، غور و فکر اور فائدہ مند ایجادات کرنے کا اختیار رکھتا ہے ”إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً“¹ یہ خلافت انسان کو عقل، علم اور تخلیقی صلاحیتوں کی نعمت سے نوازتی ہے تاکہ وہ کائنات کی رازوں سے استفادہ کرے اور انسانی زندگی کو آسان بنائے۔ جیسا کہ:

- مصنوعی ذہانت (AD) کو انسانی عقل کی ایک عملی توسیع سمجھا جاسکتا ہے، جو پیچیدہ حسابات، فیصلہ سازی اور کاموں کی آسانی پیدا کرتی ہے۔ یہ انسانی دماغ کی نقل نہیں بلکہ ایک آلہ ہے جو ڈیٹا اور الگورتھم پر مبنی کام کرتا ہے، اور اسلامی اصولوں کے مطابق مفید آلات کی ایجاد اور

¹ البقرة (۲): ۳۰۔

استعمال کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اسلامی فتاویٰ میں واضح ہے کہ AI اور روبوٹکس کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ یہ انسانی مفادات، انصاف اور شرعی حدود کے مطابق ہو۔ مثال کے طور پر، طبی تشخیص، تعلیم یا معاشی ترقی میں مدد دینا جائز اور مستحسن ہے، جبکہ حرام مقاصد جیسے جھوٹ پھیلانا، جاسوسی یا نقصان پہنچانا ممنوع ہے۔ یہ جائزیت اصول اباحت پر مبنی ہے کہ ہر نئی چیز حلال ہے جب تک حرام ہونے کی واضح دلیل نہ ہو۔

- دوسری جانب، AI کوئی زندہ یا مستقل وجود نہیں رکھتی؛ یہ محض ایک مشینی آلہ ہے جس میں شعور، روح یا آزاد ارادہ نہیں۔ اسلامی عقیدے میں روح اور آزاد مرضی صرف اللہ کی طرف سے انسان (اور جنات) کو عطا کی گئی نعمت ہے۔ روبوٹس یا AI کو قانونی شخصیت دینا (جیسے انسانی حقوق یا ذمہ داری عائد کرنا) مغربی تجاویز ہیں جو اسلامی نقطہ نظر سے ناقابل قبول ہیں، کیونکہ یہ اللہ کی تخلیق کی نقل کی کوشش اور انسانی وقار کی توہین کا باعث بن سکتی ہیں۔ روبوٹس کو انسانی شکل دینا بھی احتیاط طلب ہے، خاص طور پر اگر مکمل طور پر زندہ مخلوق کی نقل ہو تو یہ تصاویر اور مجسموں کے حرمت والے احکامات سے متعلق ہو سکتا ہے۔ تاہم، غیر انسانی شکل والے روبوٹس یا مفید آلات بنانا جائز ہے۔²

یہ نقطہ نظر مقاصد شریعہ (حفظ دین، جان، عقل، نسل اور مال) کی روشنی میں ہے، جہاں AI انسانی خدمت کے لیے رحمت بن سکتی ہے اگر اخلاقی حدود کا خیال رکھا جائے۔

انسانی حقوق کے تناظر میں فقہی مسائل:

مصنوعی ذہانت (AD) اور روبوٹکس انسانی حقوق کے متعدد پہلوؤں کو متاثر کرتی ہیں، جنہیں اسلامی فقہ مقاصد شریعہ کی روشنی میں پرکھتی ہے۔ مقاصد شریعہ میں حفظ دین، حفظ نفس (جان)، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال شامل ہیں، جو انسانی وقار، مساوات اور سلامتی کی بنیاد ہیں۔ AI اگر ان مقاصد کی حفاظت کرے تو مفید ہے، ورنہ اس کے استعمال پر پابندی لازم ہے۔ ذیل میں تین اہم مسائل کی تفصیل بیان کی جاتی ہے:

1. پرائیویسی اور ڈیٹا کا تحفظ
2. انسانی وقار اور مساوات
3. جان اور سلامتی کا تحفظ

1. پرائیویسی اور ڈیٹا کا تحفظ:

² یوسف القرضاوی، الحلال والحرام فی الاسلام (دمشق: دارالقلم، ۱۹۶۰) ص ۲۵۔

مصنوعی ذہانت (AI) کے سسٹمز جدید الگورتھمز اور مشین لرننگ کی بنیاد پر کام کرتے ہیں، جو بڑی مقدار میں ذاتی اور حساس ڈیٹا کو جمع، تجزیہ اور استعمال کرتے ہیں۔ یہ عمل طبی، مالی، تعلیمی اور سماجی شعبوں میں مفید ہے، لیکن اس سے پرائیویسی کی سنگین خلاف ورزیاں جنم لے سکتی ہیں، جیسے غیر مجاز نگرانی، ڈیٹالیک یا غلط استعمال۔ اسلامی شریعت میں پرائیویسی انسانی وقار اور عزت نفس کا لازمی حصہ ہے۔ جہاں دوسروں کی ذاتی زندگی میں جاسوسی یا ٹولہ لینا سخت ممنوع ہے۔ مؤمنین کو کثرت سے بدگمانی سے بچنا چاہیے اور دوسروں کی پردہ پوشی کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے یہ قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا³

یہ آیت پرائیویسی کی حفاظت کو اخلاقی اور شرعی فرض قرار دیتی ہے، جو انسانی ذہنی اور نفسیاتی سلامتی سے جڑی ہوئی ہے۔ الگورتھمک تعصب (algorithmic bias) ایک اور سنگین مسئلہ ہے، جہاں AI کے فیصلے ڈیٹا کی نامکمل یا متعصب نوعیت کی وجہ سے غیر منصفانہ ہو سکتے ہیں، جو اسلامی اصول عدل و انصاف کے خلاف ہے۔ شریعت میں عدل کو بنیادی مقصد قرار دیا گیا ہے، اور کسی بھی امتیاز (نسل، جنس یا طبقاتی) کی اجازت نہیں۔ مقاصد شریعہ کے تحت دو چیزیں؛

1. حفظ عقل (ذہنی اور نفسیاتی تحفظ)

2. حفظ مال (ڈیٹا کو ذاتی ملکیت سمجھتے ہوئے)

میں ڈیٹا کی مکمل حفاظت ضروری ہے۔ ڈیٹا کو اسلامی اخلاقیات میں امانت کا درجہ حاصل ہے، جس کی حفاظت فرض ہے اور خیانت اس کی سنگین گناہ ہے، کیونکہ یہ انسانی اعتماد اور معاشرتی ہم آہنگی کو متاثر کرتی ہے۔ AI سسٹمز کو شفاف (transparent) اور قابل جوابدہی بنانا لازمی ہے تاکہ صارفین کو اپنے ڈیٹا کے جمع کرنے، استعمال اور شیئرنگ کے بارے میں مکمل آگاہی ہو۔ غیر مجاز رسائی یا غلط استعمال سے بچاؤ کے لیے سخت ضابطے اور انسانی نگرانی درکار ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے، AI کو مصلحت عامہ (maṣlaḥa) کی بنیاد پر استعمال کرنا چاہیے، جہاں پرائیویسی اور شفافیت کو ترجیح دی جائے، حتیٰ کہ اگر یہ تکنیکی ترقی پر کچھ حد تک اثر انداز ہو۔⁴

³ الحجرات (۳۹): ۱۲۔

⁴ Ezieddin Elmahjub, Artificial Intelligence (AI) in Islamic Ethics: Towards (Netherland: Springer Nature, 2023) Volume 36, Issue 4, P, 23.

2. انسانی وقار اور مساوات:

مصنوعی ذہانت (AI) میں الگورتھمک تعصب (bias) ایک سنگین چیلنج ہے، جو ڈیٹا کی نامکمل یا متعصب نوعیت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ تعصب نسل، جنس، مذہب یا معاشی حیثیت کی بنیاد پر امتیاز کر سکتا ہے، جیسے نوکریوں کی تقسیم میں خواتین یا اقلیتوں کو نظر انداز کرنا۔ ایسا تعصب انسانی وقار (karamah al-insaniyyah) اور مساوات کی بنیادی خلاف ورزی ہے، کیونکہ اسلام تمام انسانوں کو اللہ کی تخلیق اور برابر کا درجہ دیتا ہے، جہاں فرق صرف تقویٰ (پیراستگی) کی بنیاد پر ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ⁵

جو عدل اور مساوات کو شریعت کا بنیادی اصول قرار دیتا ہے۔ اگر AI الگورتھم تعصب پر مبنی ہوں تو یہ ظلم اور ناانصافی کو فروغ دیتے ہیں، جو مقاصد شریعہ (شریعت کے مقاصد) کے تحت عدل کی خلاف ورزی ہے اور معاشرتی تقسیم کو جنم دیتا ہے۔ اسلامی اخلاقیات میں AI کو ایسے ڈیزائن کرنا چاہیے کہ یہ fairness (انصاف) کو یقینی بنائے، جہاں ڈیٹا کی جانچ اور انسانی نگرانی لازمی ہوتا کہ تعصب کی جڑیں ختم ہوں۔ روبوٹس اور AI کو جنسی خدمات جیسے sex robots یا virtual intimacy tools کے لیے استعمال کرنا اسلامی نقطہ نظر سے سخت ممنوع اور مکروہ ہے۔ یہ استعمال انسانی جسم، جنسیت اور جذبات کو محض آلہ یا تفریحی چیز بنا دیتا ہے، جو کرامۃ انسانی (انسانی وقار) کو شدید مجروح کرتا ہے۔ اسلام میں جنسی تعلقات اور اطمینان صرف نکاح کے پاکیزہ رشتے میں جائز ہیں، جو محبت، ذمہ داری اور اللہ کی رضا پر مبنی ہوتا ہے۔ روبوٹس سے ایسا استعمال زنا کی طرف مائل کرنے والا، نفس کی خرابی اور خاندانی ڈھانچے کی تباہی کا باعث بن سکتا ہے، جو حفظ نسل (hifz al-nasl) نسل کی حفاظت (اور حفظ دین-hifz al-din) کی حفاظت (کے مقاصد شریعہ کے براہ راست خلاف ہے)⁶ اور بہت سے مسائل کی وجہ ہے جو کہ یہ ہیں:

- یہ عمل معاشرتی اقدار کو کمزور کرتا ہے
- لوگوں کو حقیقی انسانی رشتوں سے دور کر دیتا ہے،
- شادی کی حوصلہ افزائی کرنے والے شرعی احکامات (جیسے قرآن کی متعدد آیات) کی خلاف ورزی ہے۔

⁵ الحجرات (۴۹): ۱۳۔

⁶ ابن تیمیہ، مجموعہ فتاویٰ (مدینہ منورہ: مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، ۲۰۰۲) ۳۱۵/۱۹۔

فقہاء کا اتفاق ہے کہ ایسے آلات کی تخلیق یا استعمال حرام ہے، کیونکہ یہ فتنہ اور اخلاقی زوال کا ذریعہ ہے۔ یہ مسائل بتاتے ہیں کہ AI اور روبوٹس کو انسانی فلاح کے لیے استعمال کرنا چاہیے، جہاں اسلامی اصول عدل، رحم اور وقار کو مرکزی حیثیت دی جائے۔ مسلمان ٹیکنالوجسٹوں کو چاہیے کہ AI کی ترقی میں شرعی رہنمائی کو شامل کریں تاکہ یہ ٹیکنالوجی رحمت بنے، نہ کہ فتنہ۔⁷

3. جان اور سلامتی کا تحفظ:

مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی خودکار ہتھیار (Lethal Autonomous Weapons Systems - LAWS)، جنہیں "killer robots" بھی کہا جاتا ہے، اور خود چلنے والی گاڑیاں (autonomous vehicles) انسانی جان اور سلامتی کے لیے سنگین خطرات پیدا کر سکتی ہیں۔ یہ سسٹمز اگور تھم اور سینسز کی بنیاد پر خود بخود ٹارگٹ کا انتخاب اور حملہ کر سکتے ہیں، جس سے غلطی کی صورت میں بے گناہوں کی ہلاکت کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اسلامی شریعت میں حفظ نفس (جان کی حفاظت) مقاصد شریعہ کا ایک بنیادی مقصد ہے، جو انسانی زندگی کو مقدس قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ ایک بے گناہ کی جان لینا پوری انسانیت کی جان لینے کے مترادف ہے قرآن مجید میں ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا⁸

اگر AI سے غلطی ہو تو یہ حفظ نفس کے اصول کی سنگین خلاف ورزی ہے، کیونکہ اسلامی فقہ میں قتل عمد (ارادی) اور قتل خطا (غیر ارادی) دونوں پر ضمان (ذمہ داری) عائد ہوتی ہے، اور بلا امتیاز یا غیر ضروری ہلاکت سخت ممنوع ہے۔ خودکار ہتھیاروں میں انسانی نگرانی کی عدم موجودگی انسانی رحم، اجتہاد اور اخلاقی فیصلہ سازی کی جگہ مشین کو دے دیتی ہے، جو شریعت میں ناقابل قبول ہے۔ اسلام میں جنگ کے احکامات (جیسے تفریق combatants اور non-combatants کے درمیان، proportionality اور ضرورت) انسانی ذمہ داری پر مبنی ہیں۔ AI کو قاتلانہ فیصلے کرنے کی اجازت دینا accountability gap پیدا کرتی ہے، جہاں کوئی ذمہ دار نہیں ٹھہرتا۔ AI کو ایسے ڈیزائن کیا جائے کہ انسانی جان کو ہمیشہ اعلیٰ

ترجیح دی جائے، انسانی نگرانی (meaningful human control) لازمی ہو، اور بے گناہوں کو نقصان پہنچنے کا کوئی امکان نہ ہو۔ یہ مسائل ظاہر کرتے ہیں کہ AI انسانی خدمت اور فلاح کے لیے ہے، نہ کہ غلبہ یا تباہی کے لیے۔ مسلمانوں کو AI کی ترقی میں فعال کردار ادا کرتے ہوئے شرعی رہنمائی فراہم کرنی چاہیے تاکہ یہ ٹیکنالوجی انسانی حقوق اور جان کی حفاظت کو یقینی بنائے۔⁹

ذمہ داریوں اور جوابدہی کے مسائل:

اسلامی فقہ میں ضمان (dhaman) یا ذمہ داری ایک مرکزی تصور ہے جو انسانی ارادہ (qasd)، شعور (idrak) اور نیت (niyyah) پر قائم ہے۔ ضمان کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ کسی عمل یا آلہ سے پیدا ہونے والے نقصان کی تلافی کا ذمہ دار وہ شخص ہو گا جو اس عمل کا مرتکب ہو، اس کی نگرانی کر رہا ہو یا اس کی وجہ سے نقصان کا سبب بنے۔ قرآن مجید اس اصول کو واضح کرتا ہے جہاں فرمایا گیا:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى¹⁰
یعنی "کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

یہ آیت ذمہ داری کی انفرادی نوعیت کو بیان کرتی ہے، جہاں ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور دوسروں کی غلطیوں کا بوجھ نہیں لے سکتا۔ یہ اصول عدل (انصاف) اور انصاف کی ضمانت دیتا ہے، جو مقاصد شریعہ (شریعت کے مقاصد) کا حصہ ہے۔ مصنوعی ذہانت (AI) اور روبوٹکس میں شعور، ارادہ یا آزاد مرضی کی عدم موجودگی کی وجہ سے انہیں ذمہ دار ٹھہرانا شرعی طور پر ناممکن ہے۔ AI کوئی خود مختار وجود نہیں بلکہ ایک تکنیکی آلہ ہے جو ڈیٹا، الگورتھم اور پروگرامنگ پر کام کرتا ہے، جیسے ایک تیز رفتار کیلچولیٹر یا مشین۔ لہذا، AI سے ہونے والے کسی بھی نقصان (جیسے غلط فیصلہ، ڈیٹا بریجنگ جیسمانی نقصان) کی ذمہ داری انسانی عناصر پر عائد ہوگی، جن میں شامل ہیں:

- ڈویلپر (بنانے والا): جو AI کو ڈیزائن کرتا ہے اور اس کی ممکنہ خامیوں کی ذمہ دار ہے، جیسے الگورتھم میں تعصب یا غلط پروگرامنگ۔
- مالک (کھنی یا ادارہ): جو AI کی دیکھ بھال اور اپ ڈیٹ کی ذمہ داری رکھتا ہے، اور اس کی ناکامی پر ضمانت عائد ہوگی۔
- استعمال کرنے والا (صارف یا آپریٹر): جو AI کو عملی طور پر چلاتا ہے اور انسانی نگرانی نہ کرنے کی صورت میں ذمہ دار ہوگا۔

⁹ Muhammad Mahdi Tarshany, Maqasid Al-Shari'ah and the Ethics of Artificial Intelligence: Contemporary Challenges (Journal of Contemporary Maqasid, 2023) P, 15.

¹⁰ الفاطر (۳۵): ۱۸۔

یہ ضمان انسانی نگرانی (human oversight) پر منحصر ہے، جو عدل اور انصاف کی شرعی ضمانت فراہم کرتی ہے۔¹¹ مثال کے طور پر، اگر روبروٹ ایک حادثہ کا باعث بنے تو، فقہ کے مطابق، یہ "سبب بالغ" (مباشر سبب) کی بنیاد پر مالک یا آپریٹر پر ضمان عائد کرتا ہے، جیسا کہ روایتی فقہ میں جانور یا آلہ سے نقصان کی صورت میں مالک ذمہ دار ہوتا ہے۔ مقاصد شریعہ کے تحت، یہ اصول حفظ مال (مال کی حفاظت) اور حفظ نفس (جان کی حفاظت) کو یقینی بناتے ہیں، جہاں AI کی خود مختاری انسانی جوابدہی کو ختم نہ کرے۔

فقہی بنیاد

1. ذمہ داری کی انسانی نوعیت:

اسلامی فقہ میں ضمان (dhaman) یا ذمہ داری کی نوعیت بنیادی طور پر انسانی ہے، جو صرف ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو "تکلیف (taklif)" کی اہلیت رکھتے ہوں۔ تکلیف سے مراد شرعی فرائض اور احکامات کو سمجھنے، ان پر عمل کرنے اور ان کی جوابدہی دینے کی صلاحیت ہے، جو شعور (idrak)، ارادہ (qasd) اور نیت (niyyah) پر منحصر ہے۔ یہ اہلیت صرف انسانوں (بالغ، عاقل اور آزاد ارادہ والوں) کو حاصل ہے، جیسا کہ اصول فقہ کی کتب میں بیان ہے کہ "الاحکام تختص بالمکلفین"¹² یعنی احکامات مکلفین (تکلیف کی اہلیت والوں) پر مخصوص ہیں۔ AI یا روبروٹس میں شعور، ارادہ یا آزاد مرضی کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ "غیر متکلف (non-mukallaf)" ہے، یعنی اسے شرعی ذمہ داری عائد نہیں ہو سکتی۔ AI کوئی خود مختار وجود نہیں بلکہ ایک بے جان آلہ ہے، جو ڈیٹا اور پروگرامنگ پر کام کرتا ہے، لہذا اسے انسانی جیسا مکلف سمجھنا فقہی اصولوں کے خلاف ہے۔ اگر AI سے کوئی نقصان (مادی، جسمانی یا اخلاقی) ہو تو، فقہاء کے نزدیک ذمہ داری "سبب: sabab)" نسبتی یا مباشر سبب (کی بنیاد پر عائد ہوگی، یعنی وہ انسانی عنصر جو AI کا سبب بنے۔ سبب سے مراد وہ وجہ ہے جو عمل کو جنم دیتی ہے، جیسے بنانے والا (developer)، استعمال کرنے والا (user) یا نگرانی نہ کرنے والا (supervisor)۔¹³ یہ اصول روایتی فقہ سے ماخوذ ہے، جہاں آلہ یا جانور سے نقصان کی صورت میں مالک یا ناظر پر ضمان ہے، بشرطیکہ لاپرواہی ثابت ہو۔ مثال کے طور پر، اگر خود کار روبروٹ (جیسے صنعتی مشین یا خود چلنے والی گاڑی) حادثہ کا باعث بنے اور کسی کی جائیداد یا

¹¹ ابن قیم جوزیہ، اعلام المعوقین عن رب العلمین، ۱/۳۳۰۔

¹² الشاطبی، ابواسحاق، الموفقات فی اصول الشریعة (بیروت: دارالکتب العلمیة، ۱۹۹۷)، ۱۰/۲۔

¹³ <https://www.islamweb.net/ar/fatawa/180061>

جان کو نقصان پہنچے تو، مالک یا ڈویلپر پر ضمان عائد ہوگی، جیسا کہ کلاسیکی فقہ میں "آلہ کی خرابی سے نقصان (damage by defective tool)" کی صورت میں مالک ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ ضمان عدل (انصاف) کی ضمانت دیتی ہے، جو مقاصد شریعہ کا حصہ ہے، اور انسانی تکلیف کی بنیاد پر انسانی جوابدہی کو برقرار رکھتی ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

- **تکلیف کی شرائط:** اصول فقہ میں تکلیف کی تین بنیادی شرائط ہیں: بلوغت (puberty)، عقل (intellect) اور آزادی (free will) ان میں سے کسی کو بھی پورا نہیں کرتی، لہذا یہ "غیر مکلف" ہے جیسے بچے، پاگل یا جانور۔ فقہاء (جیسے حنفی اور شافعی) کا اتفاق ہے کہ احکامات صرف مکلفین پر لازم ہیں، اور غیر مکلف سے نقصان کی ذمہ داری سبب (انسان) پر منتقل ہو جاتی ہے۔
 - **سبب کی بنیاد پر ضمان:** سبب کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے: "سبب مباشر (direct cause)"، جیسے ڈویلپر کی غلط پروگرامنگ (اور "سبب نسبتی (proximate cause)"، جیسے استعمال کرنے والے کی لاپرواہی)۔ اگر AI سے نقصان ہو تو، یہ سبب انسانی نیت اور شعور سے جڑا ہے۔ روایتی مثال: اگر ایک آلہ (جیسے تیز دھار کا اوزار) سے زخم لگے تو مالک پر ضمان ہے اگر وہ جان بوجھ کر استعمال کرے یا نگرانی نہ کرے۔
 - **صنعتی روباوٹ:** اگر فیکٹری میں روباوٹ کام کرنے والے کو چوٹ پہنچائے تو، کمپنی (مالک) پر ضمان ہے، جیسے فقہ میں "جانور کی خرابی سے نقصان" میں مالک ذمہ دار ہوتا ہے۔
 - **طبی AI:** غلط تشخیص سے مریض کو نقصان ہو تو، ڈاکٹر (ناظر) اور کمپنی (سبب) پر ضمان، کیونکہ AI غیر متکلف ہے۔
- یہ انسانی نوعیت ذمہ داری کو یقینی بناتی ہے کہ AI فتنہ نہ بنے، بلکہ انسانی خدمت کا آلہ رہے۔ مسلمانوں کو AI کی ترقی میں تکلیف اور سبب کے اصولوں کو شامل کرنا چاہیے۔

2. طبی AI کی غلط تشخیص:

طبی میدان میں مصنوعی ذہانت (AI) کا استعمال تشخیص، علاج کی تجاویز اور مریض کی نگرانی میں انقلاب لا رہا ہے، لیکن اگر AI غلط تشخیص دے تو یہ مریض کی جان اور صحت کو شدید خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ جیسا کہ: اسلامی شریعت میں طبی غلطی کو سنگین معاملہ سمجھا جاتا ہے، جہاں حفظ نفس (جان کی حفاظت) مقاصد شریعہ کا اہم مقصد ہے۔¹⁴

- غلط تشخیص کی صورت میں ذمہ داری صرف AI پر عائد نہیں ہو سکتی، کیونکہ AI میں شعور، نیت یا ارادہ نہیں، بلکہ یہ انسانی عناصر پر منتقل ہوتی ہے۔ خاص طور پر، ڈاکٹر پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ انسانی اجتہاد (ijtihad) کرتا ہے، مریض کی تاریخ، علامات اور AI کی تجاویز کا جائزہ لیتا ہے، اور حتمی فیصلہ کرتا ہے۔ ڈاکٹر کی ذمہ داری مریض کی حفاظت، امانت داری اور قابلیت پر مبنی ہے، جو طب کو امانت (trust) قرار دیتی ہے۔
- دوسری جانب، AI تیار کرنے والی کمپنی (ڈویلپر یا ادارہ) پر بھی ذمہ داری ہوتی ہے، خاص طور پر الگورتھم کی درستگی، شفافیت (transparency) اور ممکنہ خامیوں کی ضمانت کی۔ کمپنی کو چاہیے کہ AI کی حدود واضح کرے، جیسے "black box" مسئلہ جہاں فیصلہ سازی کا عمل پوشیدہ ہو۔

یہ حفظ نفس کے مطابق ہے، جہاں انسانی نگرانی (human oversight) لازمی ہے تاکہ AI معاون آلہ رہے، نہ کہ حتمی فیصلہ ساز۔ فقہ میں یہ **وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى**¹⁵ (نیکی اور تقویٰ میں مدد) کا مصداق ہے، جہاں AI تشخیص میں مدد دے سکتی ہے، لیکن بغیر انسانی نگرانی کے استعمال لاپرواہی ہے، جو ضمان (liability) پیدا کرتی ہے۔ اگر نگرانی نہ کی جائے تو ڈاکٹر اور کمپنی دونوں پر مشترکہ یا انفرادی ضمان عائد ہو سکتی ہے، جیسے طبی ٹیم کی اجتماعی ذمہ داری یا کارپوریٹ liability۔ یہ نقطہ نظر AI کو مفید بناتا ہے بشرطیکہ انسانی جوابدہی اور شرعی حدود برقرار رہیں، ورنہ یہ نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ مسلمان طبی ماہرین اور کمپنیوں کو چاہیے کہ AI کی ترقی اور استعمال میں مقاصد شریعہ کو مرکزی حیثیت دیں۔

3. خود کار فیصلوں میں انسانی نگرانی:

¹⁴ Yusuf Muhammad Abdullah Tarshany, Maqasid Al-Shari'ah and the Ethics of Artificial Intelligence: Contemporary Challenges (Research Synergy Press, 2023) Volume 2, Issue 2, P, 102.

¹⁵ المائدہ (۵): ۲۔

مصنوعی ذہانت (AI) کے خود کار فیصلے (autonomous decisions) جدید دور کی ایک اہم خصوصیت ہیں، جو مالیاتی (financial) معاملات جیسے قرضوں کی منظوری یا سرمایہ کاری کی تجاویز، اور قانونی (legal) شعبوں جیسے جرائم کی پیش گوئی یا عدالتوں میں فیصلے کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں۔ یہ فیصلے الگورتھم اور ڈیٹا پر مبنی ہوتے ہیں، جو تیز اور موثر ہوتے ہیں، لیکن ان میں غلطی، تعصب یا نامکمل معلومات کا خطرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ اسلامی شریعت میں انسانی نگرانی (human oversight) کو لازمی قرار دیا جاتا ہے تاکہ جوابدہی (accountability) برقرار رہے، کیونکہ عدل (justice) اور انصاف شریعت کا بنیادی ستون ہے۔ بغیر انسانی نگرانی کے، "AI غلط (erroneous)" یا "نامکمل" (incomplete) نتائج کا باعث بن سکتی ہے، جو ظلم، نا انصافی یا معاشرتی نقصان کو جنم دیتی ہے، اور یہ مقاصد شریعہ (شریعت کے مقاصد) کے تحت عدل کی خلاف ورزی ہے۔¹⁶

فقہاء کا اتفاق ہے کہ مشین انسانی ذمہ داری کی جگہ نہیں لے سکتی، کیونکہ AI میں ارادہ (intention)، شعور (consciousness) اور اخلاقی سوچ کی کمی ہے، جو انسانی تکلیف (taklif) کی بنیاد ہیں۔ انسانی نگرانی نہ کرنے والا شخص (جیسے ڈوبلیر، آپریٹر یا ادارہ) ذمہ دار ہوگا، کیونکہ یہ لاپرواہی (negligence) کا مصداق ہے۔ مثال کے طور پر، مالیاتی AI اگر تعصب پر مبنی قرض نہ دے تو یہ غریبوں کو مزید غریب بنادیتی ہے، جو عدل کے خلاف ہے؛ اسی طرح قانونی AI میں غلط پیش گوئی سے بے گناہ سزا پانے کا خطرہ ہے۔ اسلامی فقہ میں یہ "تکلیف (religious)" (accountability) پر مبنی ہے، جہاں انسان اللہ کے سامنے جوابدہ ہے، اور مشین کو انسانی جگہ دینا فتنہ کا باعث ہے۔ نگرانی کی صورت میں AI معاون آلہ بن جاتی ہے، جو "وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى"¹⁷ (نیکی میں مدد) کا حصہ ہے، لیکن بغیر اس کے استعمال حرام یا مکروہ ہو سکتا ہے۔ یہ اصول AI کو رحمت بناتے ہیں بشرطیکہ انسانی عنصر مرکزی رہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ AI کی پالیسیوں میں انسانی نگرانی کو قانونی طور پر شامل کریں تاکہ عدل اور جوابدہی کی حفاظت ہو۔

4. فتویٰ لینے میں AI کی عدم جوازیت:

¹⁶ https://link.springer.com/chapter/10.1007/978-3-031-82377-0_13

فتاویٰ انسانی اجتہاد (ijtihad) پر مبنی ہوتے ہیں، جو قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس پر استوار ہے۔ AI اجتہاد کی شرائط (علم، تقویٰ، نیت) پوری نہیں کر سکتی، کیونکہ یہ غلط یا نامکمل ڈیٹا پر مبنی ہو سکتی ہے جیسے "AI hallucination"۔ فتاویٰ میں حالات، استثناء اور نتائج کا غور ضروری ہے، جو AI نہیں کر سکتی۔ فتویٰ شرعی حکم کا نام ہے جو صرف مکلف، عالم، متقی اور نیت خالص رکھنے والا انسان ہی دے سکتا ہے۔ یہ انسانی اجتہاد (ijtihad) پر مبنی ہوتا ہے جس کی شرائط فقہاء نے واضح کی ہیں:

- گہرا علم قرآن و سنت
- علم اجماع و اختلاف
- قیاس کی صلاحیت
- تقویٰ اور اللہ کا خوف
- خالص نیت اور حالات کا مکمل شعور

AI ان میں سے ایک بھی شرط پوری نہیں کر سکتی۔ یہ نہ عالم ہے، نہ متقی ہے، نہ اس کی نیت ہوتی ہے، اور نہ ہی یہ "AI hallucination" (جھوٹی یا بناوٹی معلومات تخلیق کرنے) سے پاک ہے۔¹⁸ فتویٰ میں مسائل کے مخصوص حالات، استثناء، معاشرتی اثرات اور مستقبل کے نتائج کا غور ضروری ہوتا ہے، جو AI کبھی نہیں کر سکتی۔ لہذا، فقہاء اور مجمع الفقہ الاسلامی کا متفقہ فیصلہ ہے کہ AI سے فتویٰ لینا جائز نہیں، اور یہ انسانی مفتی کی جگہ نہیں لے سکتا۔ AI صرف معاون آلہ (مثلاً متون کی تلاش، حوالہ جات دینے یا ترجمہ کرنے) کے طور پر استعمال ہو سکتی ہے، مگر حتمی فتویٰ ہمیشہ جائز المفتی انسان ہی دے گا۔

خلاصہ کلام:

مصنوعی ذہانت اور روبوٹکس اللہ کی عطا کردہ انسانی عقل کی توسیع ہیں اور اسلامی شریعت کی روشنی میں ان کا استعمال بالاصل جائز اور مستحسن ہے، بشرطیکہ وہ مقاصد شریعہ (حفظ دین، جان، عقل، نسل اور مال) کی حفاظت کریں۔ قرآن مجید نے انسان کو زمین کا خلیفہ قرار دے کر علم و تحقیق اور مفید ایجادات کی ترغیب دی ہے، لہذا AI اگر طبی تشخیص، تعلیم اور معاشی بہبود میں مدد دے تو یہ رحمت ہے، مگر جاسوسی، تعصب، جنسی بدکاری، خود کار قاتل ہتھیار یا

¹⁸ ابن قیم جوزیہ، اعلام المعوقین عن رب العلمین (بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۸)، ۱/۳۳۰۔

پرائیویسی کی پامالی میں استعمال ہو تو سخت حرام اور فتنہ ہے۔ انسانی وقار، مساوات اور جان کی حرمت کو مقدم رکھنا لازم ہے، اس لیے الگورتھم میں تعصب، ڈیٹا کی خیانت اور سیکس روبوٹس جیسے استعمال کو قطعاً روکنا ہوگا۔ ذمہ داری اور جوابدہی کے معاملے میں فقہاء کا اجماع ہے کہ AI چونکہ غیر مکلف ہے، اس میں نہ شعور ہے، نہ نیت، نہ تکلیف کی اہلیت، اس لیے اس سے ہونے والے کسی بھی نقصان (جسمانی، مالی یا اخلاقی) کا ضمان ڈویلپر، مالک اور استعمال کرنے والے انسان پر عائد ہوگا۔ فتویٰ دینا تو دور کی بات، AI سے شرعی فتویٰ لینا بھی جائز نہیں، کیونکہ فتویٰ انسانی اجتہاد، تقویٰ اور خالص نیت کا نام ہے۔ نتیجتاً مسلمان سائنسدانوں، فقہاء اور پالیسی سازوں کا فرض ہے کہ AI کی ترقی میں شرعی رہنما اصولوں کو سر فہرست رکھیں تاکہ یہ ٹیکنالوجی انسانیت کی خدمت اور اللہ کی رضا کا ذریعہ بنے، نہ کہ ظلم اور فتنے کا آلہ۔

نتائج و سفارشات:

نتائج:

1. مصنوعی ذہانت اور روبوٹکس اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو عطا کردہ عقل اور خلافتِ ارضی کی ایک جدید شکل ہیں۔ اسلامی شریعت انہیں نہ تو مطلقاً حرام قرار دیتی ہے اور نہ ہی بغیر حدود کے کھلا چھوڑتی ہے
2. یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ AI اور روبوٹکس کا استعمال اسی وقت جائز، بلکہ مستحسن ہے جب وہ مقاصدِ شریعہ کی حفاظت کرے
3. تعصب آلود الگورتھم، سیکس روبوٹس، خود کار قاتل ہتھیار، پرائیویسی کی پامالی اور بغیر انسانی نگرانی کے فیصلے شرعی طور پر ناقابل قبول اور سنگین گناہ ہیں
4. اصل میں جائز اور مفید ہیں، بشرطیکہ مقاصدِ شریعہ (حفظِ دین، جان، عقل، نسل اور مال) کی حفاظت کریں۔ حرام مقاصد میں استعمال ہوں تو سخت حرام۔
5. یہ ٹیکنالوجی انسان کی اللہ عطا کردہ عقل اور زمین پر خلافت کی جدید شکل ہیں، لہذا ان کی ترقی نہ صرف جائز بلکہ مطلوب ہے۔
6. اگر AI کو بغیر شرعی ضابطوں کے چھوڑ دیا گیا تو یہ فتنہ، ظلم، اخلاقی زوال اور معاشرتی تباہی کا سبب بنے گی۔

سفارشات:

1. عالمی اور ملکی سطح پر Muslim AI Ethics Charter تیار کیا جائے جس میں تمام بڑے فقہی اداروں (مجمع الفقہ الاسلامی، الازہر، دارالافتاء مصر، سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی، یورپی کونسل فار فتویٰ اینڈ ریسرچ) کا اتفاق رائے شامل ہو۔
2. ہر AI پروڈکٹ کے لیے لازمی "شرعی سرٹیفیکیشن" متعارف کرائی جائے جس میں تعصب کی آڈٹ، ڈیٹا پرائیویسی، انسانی نگرانی اور حفظِ نسل کے تقاضوں کی پابندی کو چیک کیا جائے۔
3. مسلم ممالک اپنی ڈیجیٹل پالیسیوں میں "Meaningful Human Control" کو قانونی شرط بنائیں، خاص طور پر خود کار ہتھیاروں اور اہم فیصلہ سازی والے سسٹمز میں۔
4. سکس روبوٹس اور ایسی تمام ایپلی کیشنز جن سے زنا کی طرف رغبت پیدا ہو، ان کی تیاری، درآمد اور تشہیر کو حرام قرار دے کر مکمل پابندی لگائی جائے۔
5. اسلامی یونیورسٹیوں اور دارالعلوموں میں "فقہ جدید ٹیکنالوجی" کا شعبہ قائم کیا جائے اور فقہاء کو ڈیٹا سائنس، الگورتھم بانیس اور AI ایپتھکس کی بنیادی تربیت دی جائے۔
6. ٹیکنالوجی کمپنیوں کے ساتھ مل کر "Shariah-Compliant AI Lab" قائم کیے جائیں تاکہ شروع سے ہی شرعی اصولوں کو کوڈ میں شامل کیا جاسکے۔
7. عوام الناس کے لیے آسان اردو، عربی اور دیگر زبانوں میں AI "اور شریعت" پر کتابچے، ویڈیوز اور موبائل ایپس تیار کی جائیں۔